باسمہ سبحانہ

وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا

ازالۃ الشکوک

جلد دوم

از تصنیف لطیف

عالم نحریر فاضل عدیم النظیر محقق لوذعی مدقق یلمعی رئیس متکلمین حامی دین متین

آیۃ من آیات اللہ پایہ حرمین شریفین الشیخ محمد رحمۃ اللہ الکرانوی ثم المکی قدس سرہٗ

حسب فرمان

جناب حضرت مولانا مولوی الحاج ابوالفضل ضیاء الدین محمد صاحب

مد ظلہ العالی

انگپا نایک اسٹریٹ نمبر ۵۶ مدراس

طبع ہوئی

نشتم یہ کر نہ اپنے اوپر اور نہ اُن عورتوں پر جنہوں نے ورغلایا تھا بت پرستی کی حد جاری کرائی اور ان کی توبہ بھی تمام عہد عتیق میں کہیں منقول نہیں، اور بڑی دلیل توبہ نہ کرنے کی یہ ہے کہ اگر توبہ کرتے، تو وے بتخانے توریت کے حکم کے موافق ضرور گروا دیتے، اور ان غیر جائز عورتوں کو اپنے گھر اور تصرف سے باہر کر دیتے، حالانکہ کوئی بات بھی نہیں کی، اور وے بت خانے تو ان کی پندرہویں نسب تک قائم تھے، یوسیا بادشاہ پندرہویں[15] پشت نے انکو گرایا ہے، اور تشریح ان سب امور کی پہلی جلد میں گذری، اس رسالے میں جسکا نام مقدس کتاب کا احوال ہے، یوں مرقوم ہے، اس نے کئی سو عورتیں کیں، جن میں کنعانی ادومی، صیدانی اور مصری اور اور قوموں کی شہزادیاں تھیں، جنہوں نے اپنے اپنے طریق کی بت پرستی یروشلم میں بھی نہ چھوڑی، بلکہ سلیمان کو بھی بت پرستی کیطرف مائل کیا، اسی طرح وہ بادشاہ جو سب سے زیادہ عقلمند تھا، گناہ میں پھنس کر، لوگوں کی عبرت اور اس عہد کے جو خدا نے بنی اسرائیل سے کیا تھا، توڑنے کا باعث ہوا، یہاں تک اس رسالے کی عبارت تھی، سو اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے، کہ توبہ نہیں کی، و گرنہ جیسا داؤد کے حال میں اس زنا سے توبہ کرنے کا حال اس نے لکھا ہے، یہاں بھی لکھدیتا، لیکن اس نے نہیں لکھا، بلکہ ان کے حال کو اسی عبارت مذکور پر ختم کر دیا ہے، اور فنڈر صاحب کا توبہ کا ادعا محض غلط ہے،

۱۳ سلاطین کی پہلی کتاب کے ۱۳ باب میں ایک پیغمبر کے حال میں کہ جو بحکم ربانی یہوداہ سے آ کر یوربعام بادشاہ اسرائیل کو اس بات کی خبر کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا ہے، یوسیا بادشاہ جو داؤد کی اولاد سے ڈھا دیگا دیکر اپنے وطن کو پلٹ چلے تھے، یوں مرقوم ہے، نسخہ ۱۸۲۹ء ۱۱ اسوقت بیت ایل میں ایک بوڑھا نبی رہتا تھا، سو اس کے بیٹے اسکے پاس آئے، اور ان کاموں کو جو مرد خدا نے اُس روز بیت ایل میں کئے، اُسے خبر دی اور اس کی اُن باتوں کو جو اس نے بادشاہ سے کہیں تھیں، اپنے باپ کے آگے بیان کیا ۱۳ سو ان کے باپ نے ان سے پوچھا وہ کس راہ سے گیا تھا، الخ ۱۴ اور اس مرد خدا کے پیچھے چلا، سو اسے بطم کے درخت کے تلے بیٹھا پایا، الخ ۱۵ تب اس نے اسے کہا میرے گھر چل، اور روٹی کھا ۱۶ وہ بولا نہ میں تیرے ساتھ رہ سکتا ہوں، اور نہ میں تیرے گھر جا سکتا ہوں، اور نہ میں تیرے ساتھ اُس جگہ روٹی کھاؤنگا، اور نہ پانی پیونگا ۱۷ کہ یہوواہ کا مجھکو

یوں حکم ہوا، کہ تو وہاں نہ روٹی کھانا، نہ پانی پینا، اور جس راہ تو جاتا ہے، اس راہ سے ہو کر نہ پھرنا، ۱۸ تب اُسنے اُسے کہا کہ جیسا تو ہے، میں بھی ایک نبی ہوں، اور یہواہ کے فرمان سے ایک فرشتے نے مجھکو کہا، کہ اُسے اپنے ساتھ اپنے گھر میں پھیر لا، تاکہ وہ روٹی کھاوے اور پانی پیوے، اور اس نے اس سے دغا کیا ۱۹ سو وہ اُس کے ساتھ پھر گیا، اور اس کے گھر میں روٹی کھائی اور پانی پیا ۲۰ اور جس وقت وے دونوں دسترخوان پر بیٹھے تھے، اس وقت ایسا ہوا، کہ یہواہ کا کلام اس نبی پر جو اُسے پھیر لایا تھا، نازل ہوا، ۲۱ اور اس نے اُس مرد خدا کو جو یہوداہ سے آیا تھا، چلا کے کہا، اس نے کہ تو نے یہواہ کے حکم سے منہ پھیرا، اور تو نے اپنے یہواہ کے حکم کو جو اُسنے تجھے کیا تھا، یاد نہ رکھا ۲۲ اور تو پھر آیا، اور تو نے اس ہی جگہ جہاں یہواہ نے تجھے فرمایا تھا، کہ نہ روٹی کھانا، نہ پانی پینا، روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا، سو تیری لاش تیرے باپ دادوں کی قبر میں داخل نہ ہوگی، ۲۳ اور جب وہ روٹی کھا چکا اور پانی پی چکا، تو اس نے اپنے گدہے پر اس نبی کے لئے جسے وہ پھیر لایا تھا، زین باندھا ۲۴ اور جب وہ روانہ ہوا، تو راہ میں اُسے ایک شیر ملا، اور اُس نے اُسے مار ڈالا، سو اُس کی لاش راہ میں پڑی تھی الخ ۲۵ اور جب اُدہر سے لوگوں کا گذر ہوا، تب انہوں نے دیکھا کہ لاش راہ میں پڑی ہے، اور شیر لاش کے پاس کھڑا ہے، سو انہوں نے شہر میں آکر وہاں جہاں وہ بوڑھا نبی رہتا تھا، بیان کیا، ۲۶ اور اس نبی نے جو اسے راہ سے پھیر لایا تھا، سن کے کہا الخ ۲۸ تب وہ گیا الخ ۲۹ سو اس نبی نے اس مرد خدا کی لاش کو اٹھایا، اور گدہے پر ڈالا اور یہ بوڑھا نبی شہر میں داخل ہوا، الخ سو دیکھو اس جناب بوڑھے پیغمبر نے کہ اس عبارت میں بھی پانچ[لہ] جگہ ان کے حق میں نبی کا لفظ بولا گیا ہے، اور اٹھارہویں[۱۸] ورس میں خود اسی جناب کا سچی نبوت کا دعوے منقول ہے، اور بیسویں[۲۰] ورس میں اُس سچی نبوت کی تصدیق موجود ہے، کیسا خدا پر بہتان باندھا، کہ ایک جھوٹا حکم خدا کا گھڑ کے دوسرے پیغمبر کو فریب میں لا کر خدا کے غضب میں گرفتار کرا کے مروا ڈالا، سو اس سے ثابت ہوا، کہ انبیاء اسرائیلیہ اہل کتاب کے نزدیک جیسے اور گناہ مثل زنا اور بت پرستی اور گوسالہ پرستی وغیرہ کیا کرتے تھے، ایسے ہی احکام تبلیغیہ میں جھوٹ بولا کرتے تھے، دیکھو جب پیغمبر الہام والے جھوٹ بولنے سے نہ چوکیں، غریب جاہلوں کا تو کیا اب ذکر رہا، اور اسی رسالے میں جسکا نام تقدیس

لہ یعنی ۱۸ او ۲۰ ورسوں کے ماسوا ۱۲ منہ رح

کتاب کا احوال ہے، یوں مرقوم ہے، جب وہ مرد خدا کے حکم کو عمل میں لا چکا، تو جلدی سے خدا کے حکم کے موافق اپنے گھر پھرنے لگا، پر ایک بوڑھے نبی نے جو بیت ایل کا رہنے والا تھا اس کا پیچھا کر کے اسے بہکایا، کہ پھر... وہاں اس کے ساتھ خدا کے حکم کے برخلاف کھانا کھائے سو جب وہ روانہ ہوا، تو راہ میں ایک شیر نے اسے مار ڈالا، پر اس کا گوشت نہ کھایا، بلکہ جب تک بیت ایل کے اسی بوڑھے نبی نے اس بھولے ہوئے نبی کو نہ گاڑا، وہ اور اس کی سواری کا گدھا لاش کے پاس کھڑے رہے، یہاں تک عبارت اس رسالے کی تھی، تو اس کے نزدیک بھی وہ بوڑھا نبی پیغمبر تھا، مگر تعجب ہے، کہ وہ مرد خدا تو اس نافرمانی پر مارا گیا، اور اس بوڑھے نبی کا اس اتنی بڑی خطا پر بال بھی بیکا نہ ہوا، اور اب یہ بھی معلوم ہو گیا، کہ وہ جو پادری فنڈر صاحب میزان الحق میں یوں لکھتے ہیں، نسخہ نمبر ۵۵ کہ نبی کے حق میں ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ نبی و حواری اگرچہ اور امور میں قابل سہو و نسیان ہوتے ہیں، لیکن تبلیغ و تحریر میں معصوم ہیں محض غلط ہے، اسلئے کہ تبلیغ میں تو قصداً جھوٹ بولنا جو سہو اور نسیان سے بڑھکر ہے ان سے ابھی ثابت ہوا، اور سہو اور نسیان کا بیان ستروھویں ہدایت کے اندر گزرا ۳۲
جب اخاب بادشاہ اسرائیل نے اسوریہ کے بادشاہ پر فتح پا کر اس کی اور اس کے لشکر کی جان بخشی کر دی تھی، اس حال میں سلاطین کی پہلی کتاب کے بیسویں باب میں یوں مرقوم ہے، نسخہ نمبر ۱۲۹ ۳۵ اس وقت نبی زادوں میں سے ایک نے یہواہ کے حکم کے مطابق اپنے یار سے کہا، مجھے مار بیجئے، سو اس کے یار نے اس کے مارنے سے انکار کیا ۳۶ تب اسنے ایک دوسرے کو جو اسے ملا، کہا، مجھے مار لیجئے، اس نے اسے مارا، اور اس نے اسے زخمی کیا، ۳۷ تب وہ نبی چلا گیا، اور راہ میں بادشاہ کی راہ دیکھنے لگا، اور اپنے منہ پر راکھ مل کے آپ کو بدل ڈالا ۳۸ اور جونہیں بادشاہ ادھر سے گزرا، تو نہیں وہ بادشاہ کے آگے چلا آیا، اور کہا، کہ تیرا خادم جنگ گاہ میں گیا تھا، اور ناگاہ ایک شخص ایکطرف گیا، اور اپنے ساتھ ایک شخص کو مجھ پاس لے آیا، اور اسے کہا، کہ اس کو جانے مت دے، اور اگر یہ جاتا رہے گا، تو اس کے بدلے تیری جان جائے گی، اور نہیں تو ایک قنطار سونا دے گا ۳۹ اور جس وقت تیرا خادم گھبرا رہا تھا، اس وقت وہ جاتا رہا، سو شاہ اسرائیل نے اسے کہا، تیرا یہی فیصلہ ہے، تو نے آپ اپنا انصاف کیا ۴۰ پھر اس نے پھرتی کر کے اپنے منہ کی راکھ پونچھی، تب شاہ اسرائیل نے اسے پہچانا، کہ وہ نبیوں میں سے ایک ہے ۔

۳۱ تب اس نے اسے کہا یہوواہ یوں فرماتا ہے، اس لئے کہ تو نے اپنے ہاتھ سے ایک شخص کو
چھوڑ دیا جسے میں نے واجب القتل کیا تھا، سو اس کے بدلے تیری جان جائے گی، اور تیرا لشکر
اسکے لشکر کے بدلے ہوگا، کہتا ہوں میں، اس پیغمبر نے بھی جھوٹ بولا، کیونکہ یہ قول کہ ناگاہ
ایک شخص ایک طرف گیا، الخ بالکل جھوٹ ہے، اور جو اس پیغمبر نے اتنا اہتمام کیا، کہ اپنے آپ
کو زخمی کرایا، اور منہ پر خاک ملکر اپنا روپ پلٹا، تو شاید یوں ہو، کہ یہوواہ ہی نے اس طرح پر
حکم کی تبلیغ کو حکم دیا ہو، سو اس صورت میں یہ جھوٹ بولنا خدا کے حکم سے تھا ۳۳ جب اسرائیل
کا پادشاہ اور یہوواہ کا بادشاہ اسوری بادشاہ کی لڑائی پر متفق ہوئے، اور چار سو جھوٹے پیغمبروں
نے کہا، کہ فتح پاؤ گے، اسپر بادشاہ یہوواہ نے پورا اطمینان کر کے اسرائیل کے بادشاہ سے میکایا پیغمبر
کو بلوایا، اس حال میں سلاطین کی پہلی کتاب کے ۲۲ باب میں یوں مرقوم ہے ۱۵ سو وہ
شاہ پاس آیا، تب شاہ نے اسے فرمایا، میکایا ہم لڑنے کو راموث جلعاد پر چڑھیں، یا موقوف
کریں، اس نے جواب میں کہا، جا اور کامیاب ہو، کہ یہوواہ اُسے شاہ کے قبضے میں کر دے گا
۱۶ پھر شاہ نے اس سے کہا، کہ میں کہاں تک تجھے قسم دیا کروں، کہ تو مجھ سے کچھ نہ کہے، مگر
یہوواہ کے نام سے وہی جو سچ ہے ۱۷ تب وہ بولا، میں نے سارے بنی اسرائیل کو ان گوسپندوں
کے مانند جو بے چوپان ہوں، پہاڑوں پر بھٹکتے دیکھا، اور یہوواہ نے فرمایا، کہ انکا کوئی آقا نہیں
سو ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر سلامت چلا جاوے، اس کے موافق میکایا پیغمبر نے
اول بار صریح جھوٹ بولا، اور سولہویں[16] ورس سے معلوم ہوتا ہے، کہ ایسا جھوٹ بولنا تو
میکایا پیغمبر کی عادت سے تھا، ۳۴ یرمیاہ کی کتاب کے ۳۸ باب میں ہے، کہ صدقیاہ بادشاہ
کے حکم کے موافق یرمیاہ نے جھوٹ بولا، اب جو ایسی باتوں کے لکھنے میں طول ہوا، اس لئے
ان انبیاء کے ذکر کو جو توریت کے معتقد تھے، ایک اور پیغمبر عجیب الشان کے ذکر پر ختم کر دیتا
ہوں ۳۵ بنی اسرائیل کے پادشاہ شاؤل کے حال میں جسے خدا نے پسند کر کے اول اول
بنی اسرائیل پر بادشاہ کیا تھا، اور پھر اس کے افعال بد سے اللہ صاحب بہت پچھتایا تھا، سموئیل کی
پہلی کتاب کے دسویں باب میں یوں مرقوم ہے، النسخہ ۱۸۲۹ء ۱۰ اور جب وے اس کوہ کی
سمت کو آئے، تو نبیوں کا گروہ ان سے دوچار ہوا، اور خدا کی روح اس پر چڑھی، اور اس نے
بھی ان کے درمیان پیشین گوئی کی ۱۱ اور اس کے اگلے جان پہچانوں نے جو یہ دیکھا، کہ وہ نبیوں

لہ اور پچھتانے کا حال سموئیل کی پہلی کتاب کے ۱۵ باب کے ۱۰ و ۳۵ ورس میں ہے ۱۲

کے درمیان پیشین گوئی کرتا ہے، تو ایک نے دوسرے سے کہا، کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا، کیا شاول بھی نبیوں کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے انہیں سے جواب دیا، اور کہا، کہ انکا باپ کون ہے، تب ہی سے یہ مثل چلی، کیا شاول بھی نبیوں میں ہے، ۱۳ سو جب وہ پیشین گوئی کر چکا، تو اونچے مکان میں آیا، پھر اسی کتاب کے ۱۱ باب کے ۶ ورس میں ہے، نسخہ ۱۸۲۹ء اور جونہی شاول نے یہ سندیسے سنے تو نہیں خدا کی روح اس پر چڑھی، اور اس کا غصہ بے طرح بھڑکا ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاول پر روح القدس کا فیضان تھا، اور خدا کی روح اس پر نازل ہوتی تھی، اور وہ پیشین گوئی بھی کیا کرتا تھا ۱۱ اور اسی کتاب کے ۱۶ باب میں ہے نسخہ ۱۸۲۹ء ۱۴ یہواہ کی روح شاول پر سے چلی گئی، اور یہواہ کے حکم سے ایک بری روح اسے ستانے لگی ۲۳ اور ایسا ہوا، کہ جب خدا کی روح شاول پر چڑھتی تھی، تو داؤد بربط ہاتھ سے بجاتا تھا، اور شاول خوش وقت ہوتا تھا، اور راحت پاتا تھا، اور شریر روح اس پر سے اترتی تھی اور یہ جملہ جب خدا کی روح شاول پر چڑھتی تھی، ترجمہ اردو ۱۸۴۲ء میں یوں ہے، جب خدا کی روح شاول پر چڑھتی تھی، اور ترجمہ فارسی ۱۸۳۸ء میں یوں ہے، روح کثیف از طرف خدا بر شاول نازل می شود اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ شاول نبوت کے بعد اس درجے سے گرایا گیا اور شریر روح اس پر مسلط ہوئی، اور داؤد کے ستار بجانے سے وہ روح اتر جاتی تھی، سو معلوم ہوا، کہ نبی نبوت کے بعد اس مرتبہ سے کبھی گرایا بھی جاتا ہے دوسری یہ کہ جس لفظ کا ترجمہ اردو کے مترجموں نے روح خدا کے ساتھ کیا، مترجم فارسی نے شریر روح کے ساتھ، تو اب معلوم ہوا، کہ روح خدا کا اطلاق شریر اور شیطانی روح پر بھی کتب مقدسہ کے موافق صحیح ہے، پھر اسی کتاب کے ۱۹ باب میں ہے، نسخہ ۱۸۲۹ء ۲۳ تب وہ رامہ نایوث کی طرف چلا، اور خدا کی روح اس پر بھی آ چڑھی، اور وہ چلتا گیا، اور پیشین گوئی کرتا گیا، یہاں تک کہ رامہ کے نایوث میں پہنچا ۲۴ اور اس نے بھی اپنے کپڑے اتار پھینکے اور سموئیل کے آگے اس نے بھی پیشین گوئی کی، اور اس سارے دن ساری رات ننگا پڑا رہا، اسی لئے یہ مثل ہوئی، کیا شاول بھی نبیوں میں ہے، دیکھو اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کے مرتبہ سے گرائے جانے کے بعد شاول پھر نبوت کے عہدے پر سرفراز ہوا اور روح القدس کا نزول اس پر پھر اس زور شور کا ہوا، کہ اس نے کپڑے بھی اتار پھینکے، اور سارے دن اور

یعنی ناحاش بادشاہ عمونیس کے یبیس جلعاد پر چڑھ آیا ہے اور بڑے ظلم کا ارادہ رکھتا ہے ۱۲ منہ رح

ساری رات ننگا پڑا رہا، اور پیشینگوئی کی بھی پھر طاقت ملی، تو یہ ساؤل صاحب الہام روح رحمانی اور شیطانی کا جامع تھا، اور اسپر بارہا حضرت داؤد نے خدا کے مسیح کا اطلاق کیا ہے، جیسا سموئیل کی پہلی کتاب کے ۲۴ و ۲۶ باب اور دوسری کتاب کے پہلے باب میں مصرح ہے، اور اس پیغمبر جامع روح رحمانی و شیطانی اور خدا کے مسیح نے جو جو شرارتیں کی ہیں، اہل کتاب کو خوب معلوم ہے، اور سموئیل کی پہلی کتاب میں مرقوم ہیں، اس رسالے میں جسکا نام کتاب جو مقدس کا احوال ہے یوں مرقوم ہے، نسخہ ۱۸۴۳ء صفحہ ۹۰ جب وہ عمالیقوں پر غالب ہوا، اس نے خدا کے حکم کے برخلاف آدمی اور جانور جیتے رکھے، صفحہ ۹۱ اس وقت سے ساؤل کی سرکشی اور بے آرامی دمبدم بڑھتی گئی، اور خدا کا روح اس سے جدا ہوا، پھر اسی صفحہ اور صفحہ ۹۲ میں ہے، تب سموئیل نے تیل کا سینگ لے کے داؤد کو اس کے بھائیوں کے درمیان ممسوح کیا، اور خداوند کا روح اسی دن سے داؤد پر اترتا پر ساؤل سے جدا ہوتا رہا، اور وہ نہایت بے آرام ہوا، صفحہ ۹۲ جب ساؤل اپنی بے آرامی کے سبب کسی شخص کو ڈھونڈتا تھا کہ جس وقت شریر روح اسے ستاوے، تو وہ اس کے آگے بربط بجا کے اور گیت گا کے اسے خوش کرے، تب لوگوں نے اسے یسی کے بیٹے کی خبر دی صفحہ ۹۶ یہ نامور بادشاہ روح القدس کے جدا ہونے کے بعد یہاں تک خراب ہو گیا، کہ اس نے کاہنوں کا تمام شہر برباد اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کو قتل کیا، یہاں تک تو حال ان انبیاء کا تھا، جو توریت کے معتقد تھے، اب حال حواریوں کا سنئے، جو عیسائیوں کے زعم میں موسیٰ سے افضل ہیں، لیکن جو یہ حال مشروحاً پہلی جلد کے اندر پہلے سوال کے جواب میں گذر چکا ہے اجمالاً لکھوں گا، ۳۶ اس انجیل مروج الحال کے موافق یہوداہ اسکریوتی جناب مسیح کا رسول جو عیسائیوں کے زعم کے موافق رسول اللہ بھی ٹھیرا، اور برگزیدہ حواری اور صاحب کرامات اور روح القدس سے مستفیض تھا، اس نے فقط تیس روپے کے لالچ سے بے ایمان ہو کر جناب مسیح کو پکڑوا دیا، پھر آپ اپنے ہاتھ سے حرام موت پھانسی کھا کر مر گیا، اور یوحنا حواری کی گواہی کے موافق وہ چور تھا، اور تھیلی ساتھ رکھا کرتا تھا، اور جو کچھ اس میں پڑتا تھا لیجاتا تھا، دیکھو یہ ایک رسول اللہ انجیل کا معتقد کیا ہی عجیب الشان تھا، ۳۷ جناب پطرس حواریوں کے سردار کا حال سنئے، کہ جنکی جلالت یہ ہے، کہ اس انجیل مروج کے موافق جناب مسیح کے کلیسے کی بنیاد اور ان کے عاشق اور نائب اور آسمان کی بادشاہت